انسداد ارتداد اور دعوت اسلام کیلئے

تعلیم داعیان اسلام کا سلسلہ نمبر ۲ مورخہ ۲ فروری سنہ ۲۴ء

اسلامی رسولؐ

مقام اشاعت درگاہ حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ دہلی

شائع کرنیوالا **حسن نظامی**

قیمت فی کاپی ۳ر

تعلیم داعیان اسلام کے ٹریکٹ و اشتہارات روزانہ شائع ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ۔ خیرات۔ صدقے۔ نذر نیاز کے روپے سے انکی اشاعت میں مدد کرنی چاہئے

خط اور روپیہ بھیجنے کا پتہ حلقہ مشائخ دہلی

مطبوعہ شاہجہانی پریس دہلی

پہلے اسکو پڑھ لیجے

مسلمان بہائیو اور بہنو، سلام علیکم،

یہ رسالہ اسلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا مختصر سا آئینہ ہے۔ اس میں آنحضرت کی زندگی کے خاص خاص واقعات لکھے گئے ہیں تاکہ مسلمان مرد اور عورتیں انکو پڑھ کر یاد رکھیں اور اس مبارک زندگی کی پیروی کا جوش ان میں پیدا ہو دوسری غرض اس رسالہ کی اشاعت سے یہ ہے کہ مسلمان بھائی اسکو خرید کر اپنے ہندو، عیسائی، سکھ، پارسی، یہودی وغیرہ دوستوں میں تقسیم کریں۔ تاکہ انکو معلوم ہو کہ دشمنوں نے جو اسلامی رسول کی نسبت بُری باتیں مشہور کر رکھی ہیں وہ سب جھوٹی اور غلط ہیں +

جو مسلمان اپنے رسول کے حالات سے واقف نہو اسکا مسلمان ہونا نہونا برابر ہے +

یہ رسالہ مولانا زاہد القادری صاحب کی امداد سے تیار ہو کر شائع ہوتا ہے۔ اور رسالوں کی طرح جو تعلیم داعیان اسلام کے لیے مسلسل شائع کر رہا ہوں یہ رسالہ بہی مسلمانوں کے چندہ سے شائع ہوا ہے۔ کچھ روپیہ مسلمان اور میرے مرید دیتے ہیں اور کچھ میں خود دیتا ہوں۔ مگر ابتک آمدنی چندہ کی بہت کم ہے۔ اور خرچ بہت زیادہ ہے +

لہذا مسلمانوں کو زکوٰۃ۔ خیرات اور صدقے اور نذر نیاز کے روپے اس نیک کام میں دینے چاہئیں تاکہ ہمیشہ قایم رہنے والی اور مسلمانوں کو دیندار بنانے والی۔ اور مرتد ہونے سے بچانے والی تحریک مضبوط ہو اور اس کے کام رُکنے نہ پائیں +

میں ان رسالوں کی طرح روزانہ اشتہارات بہی حفاظت و اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام اور اصلاح مسلمانان کے لیے شایع کرتا ہوں جو ایک روپیہ سینکڑہ کے حساب سے ملتے ہیں مسلمان ناظرین کو وہ اشتہارات بہی مجھ سے منگا کر تقسیم کرنے چاہئیں تاکہ گھر گھر اسلامی خدمت کا جوش پیدا ہو جائے +

اس کتاب کے آخر میں ان کتابوں کا اشتہار ہے جو اصلاح و ترقی اور حفاظت و اشاعت اسلام کے لیے ضروری اور مفید ہیں اور چند اخبارات و رسائل کا ذکر بہی ہے جو انسداد ارتداد کے کام میں امداد کر رہے ہیں +

راقم حسن نظامی درگاہ حضرت محبوب الٰہی دہلی ۱۲ فروری ۱۹۲۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"اسلامی رسول"

رسول کی ضرورت

عبد و معبود اور خالق و مخلوق کے تعلقات ظاہر کرنے اور مالکیت و مملوکیت کا فرق بتلانے کیلئے ماموریں من اللہ کا ظاہر ہونا ضروری ہے دنیوی سلطنتوں کے نظم ونسق پر نظر ڈالئے۔ بادشاہوں کے احکام وارشاد رعایا کو پہونچانے اور قوانین سلطنت کی تبلیغ وتشہیر کرنے کیلئے وزرا، حکام اور عہدے داران کا تقرر ہوتا ہے۔

جب دُنیوی بادشاہوں اور حاکموں کے ہاں عہدے داران کا ہونا ضروری ہے تو خدائے واحد القہار جو بادشاہوں کا بادشاہ اور احکم الحاکمین ہے اس کے احکام وقوانین کی نشر وتبلیغ کیلئے بھی ماموریں کا ہونا عقل تسلیم کرتی ہے چنانچہ جہاں خالق کائنات نے انسانوں کیلئے دنیا میں ہر قسم کے سامان پیدا کئے ہیں اور ہر طرح کے اسباب مہیا فرمائے ہیں وہاں مخلوق کی اصلاح کے لئے برگزیدہ لوگوں کو بھی مامور فرمایا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب سے دنیا میں انسان کی پیدائش ہوئی تب ہی سے اصلاح اخلاق واعمال کیلئے مصلحین کا سلسلہ قایم ہوا ہے۔ صطلاح اسلام میں ان لوگوں کو نبی یا رسول

کہتے ہیں جس طرح سے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے احکام وزرائے سلطنت یا وائسرائے ہند یا گورنروں کی معرفت رعایا کو پہونچتے ہیں اسی طرح خداتعالےٰ کے پیام اور اوامر ونواہی ان معتمدین وماموریں کی وساطت سے مخلوق کے نام صادر ہوتے ہیں کہ جنکو پیغمبر یا رسول کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس زمانہ میں ضرورت سمجھتا ہے پیغمبروں اور رسولوں کو اس زمانہ کے مناسب ہدایات دیکر مبعوث فرماتا ہے نبیوں اور رسولوں کے فرائض یہ ہوتے ہیں کہ وہ مخلوق کو خالق کی رضامندی اور اطاعت کی تعلیم دیتے ہیں۔ نیک عمل کرنے والوں کو نجات آخرت کی خوشخبری سناتے ہیں اور اطاعت الٰہی سے انکار کرنے والوں اور افعال قبیحہ اختیار کرنے والوں کو عذاب آخرت سے ڈراتے ہیں۔

بعثت رسول مطابق قانون فطرت ہے

جس طرح یہ امر قانون فطرت کے مطابق ہے کہ جب زمین پر ہر طرف خشک سالی کے آثار قایم ہو جاتے ہیں درخت مُرجھا جاتے ہیں۔ کھیتیاں خشک ہو جاتی ہیں، انسان اور بہائم مضطرب وبیقرار ہو جاتے ہیں تو خداتعالےٰ اپنے رحم وکرم سے مینہ برساتا ہے۔ خشک زمین سرسبز وشاداب ہو جاتی ہے، درخت ہرے بھرے ہو جاتے ہیں طرح طرح کے اناج پیدا ہوتے ہیں اور مخلوق کا اضطراب دور ہو جاتا ہے اسی طرح یہ امر بھی قانون فطرت کے مطابق ہے کہ جب دُنیا میں گناہ ومعصیت کی کثرت ہو جاتی ہے، تمرد وسرکشی کا طوفان برپا ہو جاتا ہے۔ حق وصداقت کا درخت مرجھا جاتا ہے تو اوس وقت خداتعالیٰ ہدایت کی بارش فرماتا ہے، گمراہوں کے اعمال واخلاق کی صلاح

کیلئے رسول کو معبوث کرتا ہے تاکہ وہ گناہ و معصیت اور تمرد و سرکشی کو مٹائے اور خدا پرستی و حق پسندی کی تبلیغ و اشاعت کرے۔

خدا تعالےٰ نے انسان کو جسم اور روح دونوں کے ساتھ پیدا کیا ہے پس جس طرح وہ رب العالمین جسم کیلئے زمین سے غذائیں پیدا کرکے اوسکی پرورش فرماتا ہے اسی طرح روح کی صلاح کیلئے مصلحین کو مبعوث فرماکر اسکو ضلالت سے محفوظ رکھتا ہے۔ کیا کوئی ذیعقل شخص اس سے انکار کرسکتا ہے کہ جو خدا خشک سالی کے وقت مخلوق کی بیقراری دیکھکر مینہ برساتا ہے اور زمین کو سرسبز و شاداب کرکے جسم کی پرورش کیلئے غذائیں پیدا کرتا ہے وہ روح کو گمراہی و ضلالت میں مبتلا دیکھکر رحم نہ فرمائیگا، ناممکن ہے کہ وہ روح کی اصلاح کے اسباب مہیا نہ فرمائے یقیناً جس طرح خشک سالی کیوقت بارش کا ہونا اور اس کے ذریعہ جسم کی پرورش کیلئے زمین سے غذاؤں کا پیدا ہونا داخل انتظام الٰہی اور قانونِ فطرت کے مطابق ہے ٹھیک اسی طرح گناہ و معصیت کی کثرت ہونے پر رسول کا مبعوث ہونا اور معصیت و گمراہی کو مٹاکر حق و صداقت کی تبلیغ و اشاعت کرنا داخل انتظامِ الٰہی اور مطابق قانون فطرت ہے

ہر ملک و قوم میں مصلحین ہوئے ہیں

ہم نے لکھا ہے کہ جب سے دنیا میں انسان کی پیدائش ہوئی ہے تب ہی سے اصلاح اخلاق و اعمال کے لئے مصلحین کا سلسلہ قایم ہوا ہے۔ اس حقیقت کو قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (پارہ)	(دنیا میں) کوئی قوم ایسی نہیں ہوئی کہ اس میں کوئی مصلح اور ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔

چنانچہ دنیا کی مستند تاریخوں سے ثابت ہے کہ ہر ملک و قوم میں مصلح ریفارمر، اور پیغمبر ہوئے ہیں ذیل میں ہم مختلف اقوام کی مذہبی کتابوں اور مختلف ممالک کی معتبر تاریخوں سے ضروری اقتباسات درج کرتے ہیں جنسے ثابت ہوتا ہے کہ ہر مذہب ضرورت رسول کا قائل ہے۔ اور ہر مذہب میں کسی نہ کسی صورت سے یہ عقیدہ مانا جاتا ہے سناتن دہرمی ہندو سری کرشن جی اور شری رامچندر جی کو جنہوں نے رسکتے ہوئے دہرم میں جان ڈالی اور راکششوں (سرکشوں و ظالموں) کو نیچا دکھا کر پاپ دُور کیا خدا کا فرستادہ سمجھتے ہیں۔ خدا کا اوتار مانتے ہیں "سری مد بھاگوت" میں جو سناتن دہرمیوں کی معتبر کتاب ہے لکھا ہے۔

श्री कृष्ण जी महाराज ऋषी ने भादों की जन्म अष्टमी को जन्म लिया और पृथ्वी भूमि को पाप से पवित्र किया- जिस समय पापी कंस ने पाखण्ड फैलाया तब श्री कृष्ण ऋषी ने उस राक्षस को मार कर निष्काम कर्म का उपदेश दिया।

(श्री मद्भगवत अध्याय ३)

(ترجمہ) سری کرشن جی مہاراج مہارشی نے بھادوں کی جنم اشٹمی کو جنم لیا (پیدا ہوئے) اور پرتھوی بھومی کو پاپ سے پوتر کیا (زمین کو گندگیوں سے پاک کیا) جس سمے پاپی کنس نے پاکھنڈ پھیلایا تب رشی مہاراج نے اوس راکشش کو

مٹایا اور نشکام کرم کا اُپدیش دیا یعنی سری کرشن مہاراج نے کنس کے ظلموں کو مٹا کر
نیک کاموں کی تعلیم دی۔

(سری مدبھاگوت تیسرا ادھیائے)

اسی طرح رامائین بالمیک میں جو سناتن دھرمیوں کی معتبر کتاب ہے سری رام چندر
جی کی نسبت لکھا ہے کہ

जिस समय धर्म्म में सत्त उपदेश न रहा था अधर्म्म
और पाप बढ़ गया था उस समय श्री रामचन्द्र जी
महाराज ऋषी ने धर्म्म की सेवा की और पाप दूर
करके निष्काम कर्म का प्रचार किया॥

(रामायण बालमीक)

(ترجمہ) جبکہ دھرم میں ست اُپدیش نہ رہا تھا۔ادھرم اور پاپ بڑھ گیا تھا اوس وقت
سری رام چندر جی مہاراج رشی نے دھرم کی حفاظت کی اور لوگوں سے پاپ دور
کر کے نیک کاموں کا پرچار کیا اور بھلائی کا اپدیش دیا۔

(رامائین بالمیک ص ۵۲)

مہاتما گوتم بدھ بھی ہندوستان کے بہت بڑے رشی اور ریفارمر ہوئے
ہیں "جیون چرتر گوتم بدھ" میں لکھا ہے کہ

जिस समय भारत में पाखण्ड फैल गया था तो
मान्यवर ऋषी गोतम बुध ने निष्काम कर्म और
शान्ती का प्रचार किया (जीवनचरित्र गोतम बुध)

(ترجمہ) جبکہ گمراہی بڑھ گئی تو مانیور مہاتما گوتم بدھ نے جنم لیکر نشکام کرم اور شانتی کا

پرچار اور اپدیش کیا۔ (جیون چرتر گوتم بدھ بھاگ دوسرا)

اہل فارس کے عقیدے کے مطابق۔ ایران میں "زردشت موحد نورانی" ریفارمر ہوئے ہیں چنانچہ "دساتیر" میں جو زردشتیوں کی معتبر کتاب ہے لکھا ہے۔

"ایمان اور عقائد میں خرابی آنے پر موحد نورانی زردشت ظاہر ہوئے انہوں نے بدعقیدوں کو سنبھالا اور روحانیت سکھائی"

(ترجمہ "دساتیر" جلد اول)

(ہسٹری آف دی ورلڈ مصنفہ میکس مولر پروفیسر کیمبرج لندن)

"یونان" والے بھی پیغمبر اور ریفارمر کے قائل ہیں۔ "تاریخ یوسیفص" میں جو یونانیوں کی معتبر کتاب ہے لکھا ہے۔

"وکلس رومی" ارطس اور زیوس نے زمین یونان میں نیکی اور بھلائی کی تعلیم کی ان پر خدا کا پیار تھا وہ سچے تھے اونکو کامیابی ملی"

(ترجمہ تاریخ یوسیفص باب چہارم)

"شام" میں حضرت نوح علیہ السلام حضرت دانیال علیہ السلام حضرت یحیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر پیدا ہوئے جنہوں نے گمراہیوں کو دور کیا اور خدا پرستی کی تعلیم کی"

(میزان الادیان جلد اول صفحہ ۴۴)

مصر میں حضرت اسحق، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت الیاس علیہم الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہوئے اور انہوں نے خدا پرستی کی تعلیم دی۔

(تاریخ الانبیاء صفحہ ۱۵)

غرضکہ دنیا کے ہر حصہ میں اور ہر قوم میں مصلحین، پیغمبر، ریفارمر اور رہبر گذرے ہیں جسکا ثبوت اقوام عالم کی مسلمہ کتابوں اور تاریخوں میں موجود ہے۔ اب ہم اسلامی

رسول. محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن ومناقب اور اخلاق عظیمہ و فضائل کریمہ لکھتے ہیں جس سے آپ کی حقانیت وصداقت ظاہر ہوتی ہے۔ اور آپ کا نبی برحق ہونا ثابت ہوتا ہے۔

ارباب عقل وفہم نے نبوت ورسالت کا ایک معیار قایم کیا ہے کہ جس طرح سے دنیوی سلطنتوں میں جلیل القدر مدارج پر نااہل لوگوں کو مقرر نہیں کیا جاتا بلکہ نہایت ہی لایق وفائق اور عاقل وفاضل لوگوں کو متعین کیا جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ بھی منصب نبوت ورسالت نااہل لوگوں کو عطا نہیں فرماتا، نبی یا رسول کا گناہ ونافرمانی سے بالکل پاک اور بدرجہ غایت سچا ومستقل مزاج ہونا لازمی ہے جو لوگ اس منصب جلیلہ پر مقرر کئے جاتے ہیں وہ نہایت ہی مقدس، متقی، مہذب، خلیق، مخلص، سنجیدہ، کریم النفس، رحم دل، منصف اور امین ہوتے ہیں ان میں فطرتاً گناہ کا مادہ نہیں ہوتا ان کی عقل وفہم سب سے زیادہ اُن کا حوصلہ نہایت وسیع اور اُن کا عزم وثبات نہایت ہی مستحکم ہوتا ہے ان کی ذات اطاعت الٰہی وحق پرستی کی بہترین مثال اور ان کا وجود اخلاق فاضلہ واعمال صالحہ کا مکمل نمونہ ہوتا ہے تاکہ جو کام بھی وہ کریں قابل اقتدا، اور جو فعل بھی ان سے سرزد ہو باعث ہدایت سمجھا جائے۔ پس ہر نبی اور ہر رسول کا اطاعت ومحبت الٰہی اور اخلاص باللہ میں کامل ہونا اور اخلاق فاضلہ واعمال صالحہ سے بدرجہ غایت متصف ہونا اور عقل وفہم میں سب سے فائق ہونا لازمی ہے اور ان ہی باتوں سے مدعی نبوت ورسالت کی صداقت ظاہر ہو سکتی ہے انکے علاوہ مدعی نبوت سے معجزات وغیرہ کا صادر ہونا بھی ایک قسم کی دلیل صداقت ہے اس معیار کو تسلیم کر لینے کے بعد حضرت پیغمبر اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت اور حقانیت وصداقت کا ثبوت بالکل آسان ہو جاتا ہے اسلئے کہ آنحضرتؐ کے حالات زندگی نہایت معتبر ومستند تاریخوں میں کامل صحت کیساتھ محفوظ ہیں اور ہم صرف معتبر ومستند کتابوں سے اخذ کر کے لکھنا چاہتے ہیں۔

اسلامی رسول کے اخلاق عظیمہ وخصائل کریمہ

پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس باعتبار اخلاق عظیمہ وخصائل کریمہ کے سب لوگوں سے ارفع واعلیٰ تھی۔ آپ میں عزم واستقلال، صبر وتحمل، فروتنی و بُردباری، متانت وسنجیدگی، زہد واتقا، رحم وکرم، شرم وحیا، رضا وتوکل، سخاوت وشجاعت اور دیگر صفات حسنہ بدرجہ غایت موجود تھیں۔

جاہ وجلال آپ کے چہرے سے اسقدر عیاں تھا کہ ایک مرتبہ عقبہ بن عمر آپکے سامنے کھڑے ہوئے تو خوف سے کانپنے لگے آپ نے فرمایا، طبیعت پر آسانی کرو میں کوئی جابر بادشاہ نہیں ہوں۔ (سیرۃ محمدیہ)

آپ سخی اس قدر تھے کہ مال و دولت اپنے گھر میں رکھنا پسند نہیں کرتے تھے جو کچھ آتا تھا شام تک ختم کر دیتے تھے ایک بار نوّے ہزار درہم (تقریباً پچاس ہزار روپئے) آپکے پاس لائے گئے آپ نے مسجد کی چٹائی پر رکھوا دیئے اور شام تک سائلوں کو تقسیم فرما دیئے آپکی زوجہ محترمہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپنے کبھی تین روز تک متواتر سیر ہو کر گیہوں کی روٹی نہیں کھائی۔ مانگنے والوں کی حاجت پوری کرتے اور جو کچھ آپکے پاس ہوتا فوراً دیدیتے تھے ؎

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز
مگر با شہد ان لا الٰہ الا اللہ (مشکوٰۃ الانوار)

عفو وکرم آپ میں بہت زیادہ تھا جن لوگوں نے آپ پر ظلم وستم کئے تھے ان سے بھی کبھی آپ نے انتقام نہیں لیا عتبہ بن ابی وقاص نے غزوہ احد میں آپ پر پتھر برسائے جس سے آپکے دندان مبارک شہید ہوگئے اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ان کے لئے بد دعا کیجئے آپ نے فرمایا۔

إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لِعَانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً — میں بد دعا کرنیکے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ میں تو رحمت و رافت کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (کنزالاخلاق)

کفار مکہ جنہوں نے تیرہ سال تک آپ کو اور آپ کے متبعین کو سخت ایذائیں اور تکلیفیں پہونچائیں تھیں عبادت کرتے ہوئے آپ پر غلاظتیں پھینکیں، ہر قسم کی گستاخیاں کیں، آپ کے صحابہ پر انواع و اقسام کے ظلم و ستم کئے، آپ کو وطن سے بے وطن کر دیا تھا جب مکہ فتح ہوا تو وہ لوگ آپ کے سامنے لائے گئے، اوس وقت اون کو کامل یقین تھا کہ آج ہماری تمام بدسلوکیوں، شرارتوں اور ہماری ظلم و ستم کا پورا پورا بدلہ لیا جائیگا آنحضرت نے اونکی طرف نظر اوٹھا کر فرمایا۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ اب میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا؟

سب نے گردنیں جھکا کر دبی زبان سے کہا۔ آپ رحم و کرم فرمائیں گے!

رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل مکہ! میں تم سے کوئی بدلہ لینا نہیں چاہتا۔ جاؤ تم سب لوگ آزاد ہو۔

لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ — تم پر کوئی ملامت نہیں۔ اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کرے وہ سب سے بڑھکر رحم کرنیوالا ہے

(مشکوٰۃ الانوار)

ثمامہ بن اثال ایک رئیس عرب جو غلہ کا بہت بڑا تاجر تھا اور آنحضرت کا معتقد تھا اوس نے اہل مکہ کی شرارتوں کو دیکھکر غلہ دینا بند کر دیا تھا، جب اہل مکہ کو غلہ کی تکلیف ہوئی تو انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا کہ آپ رحمدل مشہور ہیں اور ہمکو غلہ کی سخت تکلیف ہے کیونکہ ثمامہ نے غلہ روکدیا ہے آنحضرت نے ثمامہ کو حکم دیا کہ غلہ نہ روکو میں پسند نہیں کرتا۔" (سیرۃ محمدیہ)

غزوہ بدر کے موقع پر چند اہل مکہ قید ہو کر آئے تھے مسلمانوں نے انکی مشکیں باندھکر

ایک خیمہ میں مقید کر دیا، قیدیوں میں وہ لوگ تھے جنہوں نے مسلمانوں کو سخت ایذائیں پہونچائی تھیں۔ رات کے وقت آنحضرت قیدیوں کے خیمہ کے قریب ہی عبادت میں مشغول تھے کہ اون کے کراہنے کی آواز آئی۔ آپ اون کے پاس گئے اور پوچھا کیا تکلیف ہے؟ اونہوں نے کہا ہماری مشکیں سخت بندھی ہوئی ہیں۔ آپ نے فوراً سب کی مشکیں کھلوادیں اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ مہربانی کرو اور انکے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ (تاریخ حبیب الہ)

ایک مرتبہ ایک یہودی عورت سقیمہ نے آنحضرت کو بکری کے گوشت میں زہر ملا کر دیا۔ آپ کو معلوم ہو گیا اور اس نے اپنے جرم کا اقرار بھی کر لیا لیکن آپ نے اوسکو سزا نہ دی اور معاف کر دیا۔" (سیرۃ محمدیہ)

سادگی و انکساری آپ میں اسقدر تھی کہ باوجود جلیل القدر پیغمبر ہونے کے گھر کے ادنیٰ ادنیٰ کام اپنے ہاتھ سے انجام دیتے غریبوں کی دلنوازی بیماروں کی عیادت اور غم زدوں کی ماتم پرسی کے لئے تشریف لیجاتے۔ محتاجوں اور مسکینوں کو محبت کے ساتھ اپنے پاس بٹھاتے کسی شخص کو مفلس ہونیکی وجہ سے حقیر نہ سمجھتے۔ کنزالاخلاق میں لکھا ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ. وَيَخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ فِیْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِیْ بَيْتِهٖ وَكَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِیْ ثَوْبَهٗ وَيَحْلِبُ شَاتَهٗ وَيَخْدِمُ نَفْسَهٗ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتہ آپ گانٹھ لیتے اور اپنے کپڑوں میں آپ پیوند لگا لیتے، اور جو کام آدمی اپنے گھر میں کرتے ہیں وہ سب کرلیتے اپنے کپڑوں میں جوئیں دیکھتے بکری کا دودھ دوہتے اور اپنا کام آپ کرتے (کنزالاخلاق)

ایک مرتبہ ایک سفر میں جبکہ چند صحابہ بھی معیت میں تھے ایک مقام پر قیام فرمایا کھانے وغیرہ کا انتظام کیا گیا ہر ایک نے ایک ایک کام اپنے ذمہ لیا کسی نے کہا میں بکری ذبح

کروں گا کسی نے کہا میں برتن صاف کروں گا کسی نے کہا میں روٹی پکاؤں گا آں حضرت نے فرمایا کہ میں جنگل سے لکڑیاں لاؤنگا صحابہ نے عرض کیا حضور تکلیف نہ فرمائیں ہم لوگ سب کام کرینگے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے کہ ایک آدمی اپنے رفیقوں میں ممتاز ہو کر بیٹھے اور کام میں شریک نہ ہو چنانچہ آپ جنگل میں تشریف لیگئے اور لکڑیوں کا بوجھ سر پر رکھکر لے آئے۔ (مشکوۃ الانوار)

آپکی عادت تھی کہ جب آپ کے گھر والوں یا اصحاب واحباب میں سے کوئی آپ کو پکارتا تو آپ ہمیشہ بلالحاظ خوردی وبزرگی جواب میں کہا کرتے تھے لبیک یعنی حاضر ہوں میں۔ (سیرۃ محمدیہ)

رحمت ورافت بھی آپ میں غایت درجہ موجود تھی حضرت انسؓ جو آپ کے صحابی اور خادم تھے بیان کرتے ہیں کہ

خَدَمْتُ النَّبِیَّ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا لَامَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اُتِیَ فِیْهِ عَلٰی یَدَیَّ فَاِنْ لَامَنِیْ لَائِمٌ مِّنْ اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ۔ (صحیحین)

میں نے دس برس تک آنحضرت کی خدمت گذاری کی اس عرصہ میں آپنے مجھکو کبھی نہ دھمکایا نہ سخت و سست کہا اگر کبھی مجھسے کوئی غلطی ہوئی یا نقصان ہوا اور گھر والوں میں سے کسی نے ذرا دھمکایا تو آں حضرت نے فوراً کہا کہ اس سے کچھ نہ کہو اسلئے کہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا۔

کنز الاخلاق میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک یہودی جس کا کچھ قرض آپ پر آتا تھا اور ہنوز وعدہ منقضی نہ ہوا تھا آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور سخت تقاضا کیا آپ نے حد درجہ نرمی سے جواب دیا لیکن اوس نے اور زیادہ سختی کیساتھ گفتگو کی حضرت عمرؓ اس صحبت میں موجود تھے ان کو غصہ آگیا اور بولے اگر تو بارگاہ نبوی میں نہ ہوتا تو تجھے مار ڈالتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اے عمر تمہارا فرض تھا کہ مجھے

قرض ادا کرنے کی ہدایت کرتے چہ جائیکہ تم نے اس کو ڈانٹنا شروع کیا یہ کہاں کا آئین اور انصاف ہے اس کے بعد ہی آپ نے قرض ادا کیا اور بیس صاع اور زیادہ دیئے کیونکہ حضرت عمر کی اس سختی سے اسے رنج پہونچا تھا۔ (کنز الاخلاق)

حسن معاشرت اور خوش خلقی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا آپ بے انتہا نیک عادت خلیق، اور دلجو تھے لوگوں سے نہایت خوش خلقی کیساتھ پیش آتے اور ہر قوم کے بزرگوں کی تعظیم کرتے جو کوئی آپ کے پاس آتا اس کی عزت کرتے۔ آپ چھوٹے بڑے کے ساتھ نہایت محبت سے پیش آتے تھے صحابہ میں سے ہر ایک یہ سمجھتا تھا کہ آپ مجھ سے زیادہ کسی کو نہیں چاہتے آپ مسکین لوگوں کی دعوتیں بلا تامل منظور کر لیتے تھے۔ آپ کی یہ خوش خلقی کچھ مسلمانوں کیساتھ ہی مخصوص نہیں تھی بلکہ آپ سب پر ہی شفیق تھے۔ ایک یہودی لڑکا سائل جو آپکی خدمت گزاری کرتا تھا ایک مرتبہ بیمار پڑ گیا آنحضرت اسکی عیادت کے لئے تشریف لیگئے اور اسکے سرہانے بیٹھکر آپنے تشفی آمیز کلمات فرمائے باوجود اس شفقت، ترحم، اور مہربانی کے لوگوں کے دلوں میں آپ کی اسقدر عظمت اور ہیبت تھی کہ کوئی شخص آپکے سامنے کسی کی برائی اور عیب جوئی مطلق نہیں کرسکتا تھا آپکی مجلس میں نہایت مہذبانہ طریقہ پر گفتگو ہوتی تھی، حاضرین اس طرح سر جھکائے مودب بیٹھے رہتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرند بیٹھے ہوئے ہیں۔ (سیرۃ محمدیہ)

جرأت و استقامت آپ میں اسقدر تھی کہ نہایت خطرناک مواقع پر بھی آپ مستقل و مطمئن رہتے تھے لڑائیوں میں دشمنوں سے سب سے زیادہ قریب آپ ہی ہوتے تھے مدینہ میں ایک رات خوف چھایا ہوا تھا کہ غسانی عیسائی بادشاہ حملہ کرنے والا ہے لوگ گھبرائے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھوڑے پر سوار ہو کر شہر میں گشت کے لئے نکلے اور لوگوں کو اطمینان دلایا کہ کوئی خطرہ نہیں اللہ حافظ و ناصر ہے۔ (مشکوٰۃ الانوار)

ہجرت کے موقع پر جب غار ثور میں آپ پوشیدہ ہوئے اوس وقت حضرت ابو بکرؓ آپ کے ہمراہ تھے جسوقت اہل مکہ کے جاسوس آپ کو تلاش کرتے ہوئے غار پر آئے تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا رسول اللہ دشمن آ گئے آپنے فرمایا اے ابو بکر!

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ محزون نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(تاریخ حبیب الہ)

ایک روز بارش کے موسم میں آپ مکہ کے ایک باغ میں تشریف لیگئے رستہ میں مینہ کے پانی سے آپ کے کپڑے بھیگ گئے جب آپ باغ میں پہونچے تو کپڑے اتار کر درخت پر لٹکا دیئے اور تہ بند باندہ کر ایک صاف سی جگہ پر لیٹ گئے اس حالت میں آپ کو نیند آگئی آپ کے سوتے میں مکہ کا ایک مشہور پہلوان عورث نامی جو آپ کا دشمن تھا اس باغ میں آیا اور آپ کو سوتا دیکھکر تلوار میان سے نکالی اور کہا اے محمدؐ! آج تجھکو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے۔ آپ فوراً اٹھ بیٹھے اور آپ نے کہا اللہ مجھکو اللہ واحد القہار بچا سکتا ہے" آپ کا یہ جواب سنکر عورث لرزنے لگا اور تلوار چھوٹ گئی۔ آپ نے تلوار کو اٹھا کر کہا اے شخص! اب تجھکو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے اس نے کہا افسوس اسوقت میرا کوئی ساتھی نہیں۔ آپ نے اوسکو چھوڑ دیا اور اوسکی تلوار واپس دیدی۔ (سیرۃ محمدیہ)

راستی وصداقت اور عدل وانصاف میں بھی آپ یکتا تھے۔ آپ کی راست بازی وسچائی اور امانت ودیانت کا مخالفین کو بھی اعتراف تھا۔ آپ نبوت سے پہلے بھی "امین" کہلاتے تھے اور اسوقت بھی لوگ آپکی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے معاملات اور جھگڑے فیصل کراتے تھے اور اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھتے تھے آپ کی راست گوئی سے ابو جہل جیسے سخت دشمن کو بھی انکار نہ تھا۔ غزوۂ بدر میں اخنس بن شریق نے ابو جہل سے پوچھا کہ اے ابی الحکم! یہاں ہم تم دونوں ایک دوسرے کے راز دار ہیں سچ

بتلاؤ کہ محمدؐ سچ بولتے ہیں یا جھوٹ بولتے ہیں ابوجہل نے کہا اے ابن شریق محمدؐ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا" (مشکوٰۃ الانوار)

آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے ایک مرتبہ اہل مکہ نے کعبہ کی عمارت کو جو سیلاب کیوجہ سے خراب ہوگئی تھی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ کیا جب تعمیر ختم ہو چکی اور حجر اسود نصب کرنے کا وقت آیا تو قبائل میں نزاع واقع ہوئی کیونکہ ہر ایک سردار اس شرف کا خواہاں تھا کہ میں اس پتھر کو اس کی جگہ پر نصب کروں۔ آخر کار تمام قبائل نے متفقہ طور پر یہ کہا کہ اس معاملہ میں محمدؐ امین کو حکم بناؤ کہ وہ صادق ہیں اور سچا فیصلہ کرینگے چنانچہ آنحضرتؐ کو حکم بنایا گیا آپؐ نے اس پتھر کو اٹھا کر ایک چادر میں رکھ دیا اور رؤسا قبائل سے کہا کہ وہ اس چادر کے کنارے پکڑ کر اٹھائیں جس وقت وہ اپنی جگہ پر پہونچ گیا تو آپ نے اسکو نصب فرمادیا اس فیصلہ سے سب لوگ خوش ہوئے اور کسی قسم کی رنجش ظہور میں نہ آئی (تاریخ عرب)

شرم وحیا آپ میں بہت زیادہ تھی آپ ہمیشہ آنکھیں نیچی رکھتے تھے اور اکثر اوقات خاموش رہتے تھے کبھی کوئی فحش بات آپکی زبان اقدس سے نہیں نکلی آپکو جب ہنسی آتی تھی تو مسکراہٹ سے آگے نہیں بڑھتی تھی آپ اکثر فرمایا کرتے تھے الحیاء شعبۃ من الایمان۔ حیا ایمان کی ایک شاخ ہے"

لطافت وپاکیزگی کا آپ کو ہمیشہ خیال رہتا تھا لباس اگرچہ بہت معمولی پہنتے تھے لیکن نہایت پاک وصاف رکھتے تھے، آپ عطریات کو اور خوشبوؤں کو بہت پسند فرماتے تھے۔

عقل وذہانت میں آپ بے مثل تھے آپ کی دانشمندانہ تدابیر اور ذہانت و ذکاوت کا مخالفین کو بھی اعتراف ہے آپ نے وحشی اور جاہل اقوام کی ظاہری وباطنی اصلاح فرما کر انکو مہذب ومتمدن بنادیا اور اعلیٰ مدارج پر پہونچادیا۔ آپکی تعلیم و ہدایت سے

گمراہ قومیں راہ راست پر آگئیں۔ طرز کلام آپکا سب سے بہتر تھا جو فقرہ اور جملہ آپکی زبان سے نکلتا تھا نہایت جامع، پر مغز اور پر اثر ہوتا تھا۔ آپ گفتگو نہایت متانت کیساتھ کرتے تھے اور تھوڑی عبادت میں بہت سے معنی بیان فرماتے تھے آپ کی تقریر میں ایک خاص اثر ہوتا تھا۔

غزوۂ حنین کے موقع پر مال غنیمت سے زیادہ تر حصہ آپنے قریش کو جو نئے مسلمان ہوئے تھے تالیف قلوب کیلئے عطا فرمایا تھا اس پر مدینہ کے بعض انصار کو ملال ہوا انہوں نے آپس میں کہا کہ رسول اللہ نے اپنی قوم کو تمام مال تقسیم کر دیا اور ہمکو محروم رکھا حالانکہ خود قریش ہماری تلواروں سے مغلوب ہوئے تھا

آنحضرت نے جب اس کا چرچا سُنا تو انصار کو جمع کر کے پوچھا کیا تم لوگوں نے ایسا کہا ہے؟ انصار نے جواب دیا کہ ہمارے بعض نوجوانوں نے بے شک اس قسم کی باتیں کہیں تھیں لیکن سربرآوردہ لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہیں کہا اور نہ انکا ایسا خیال ہے۔ آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تم لوگ گمراہ تھے اللہ تعالیٰ نے میری بدولت تمکو ہدایت عطا فرمائی" "تم لوگ باہم دشمن تھے میرے ذریعہ سے تم میں اتفاق پیدا ہوا۔ تم نادار تھے میرے دم سے اللہ نے تمکو غنی کیا"

انصار ہر ہر بات پر کہتے جاتے تھے کہ بے شک اللہ کا اور اس کے رسول کا احسان بہت بڑا ہے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا۔

"نہیں، تم مجھکو جواب دے سکتے ہو کہ ساری دنیا نے تجھکو جھٹلایا اور ہم نے تیری تصدیق کی،" سب نے تجھکو چھوڑ دیا اور ہم نے پناہ دی، تو محتاج تھا ہم نے تیری مدد کی اور میں تمہاری ان سب باتوں کی تصدیق کرونگا"

اے جماعت انصار! کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ لوگ اونٹ اور بکری لیکر

جائیں اور تم محمدؐ کو لیکر اپنے گھر جاؤ۔"
آپ کی اس تقریر کا انصار پر اسقدر اثر ہوا کہ وہ رونے لگے اور آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھیاں تر ہوگئیں پھر آپ نے انکو سمجھایا کہ یہ لوگ ابھی تازہ مسلمان ہیں تالیف قلوب کے خیال سے ان کو زیادہ مال دیا گیا ہے اس سے یہ نہ سمجھو کہ ان کا حق زیادہ ہے
(سیرۃ محمدیہ)
وفاء عہد کا آپ ہمیشہ خیال رکھتے تھے اور فرماتے تھے جو عہد کا پابند نہیں وہ بے دین ہے ابتداء سے آپ کا شیوہ وفاء عہد تھا۔ جو وعدہ کر لیتے تھے اوس کو پورا کرتے تھے اور کبھی بھولتے نہیں تھے آپ نے جب کسی دوست یا دشمن سے عہد کر لیا تو اوسکو ضرور پورا کیا۔
ایک مرتبہ شہر مکہ میں ربیع بن حکم نے آپ کو رستہ میں روک کر کہا کہ آپ یہاں ذرا ٹھیرے رہیئے مجھے آپ سے کچھ کام ہے آپ نے وعدہ فرما لیا ربیع بن حکم چلا گیا اور اُسے یہ یاد نہ رہا کہ رسول اللہ کو اپنا منتظر بنا کر چھوڑ آیا ہوں، آپ اوسی مقام پر موجود رہے جہاں ملنے کا وعدہ کر لیا تھا او دن گذر کر رات آگئی لیکن وہاں سے نہ ہٹے۔ رات بھی ختم ہوگئی دوسرے دن صبح کے وقت اتفاق سے ربیع بن حکم اُسی راہ سے گذرا۔ اور آپ کو موجود پاکر اسے یاد آگیا کہ میں ان کو ٹھیرا گیا تھا چنانچہ وہ آپ سے معذرت کرنے لگا آپ نے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں بھول چوک انسان سے ہو ہی جاتی ہے۔" یہ کہکر وہاں سے اپنے گھر تشریف لیگئے۔
حضرت ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ قریش نے مجھکو قاصد بنا کر صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیجا اور مجھکو تاکید کی کہ جلد جواب لاؤ لیکن جب میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے دل میں اسلام آگیا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اب میں آپ کے پاس سے قریش کے پاس نہیں جانا چاہتا آپ نے

فرمایا ابو رافع! ہم بدعہدی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ قاصد کو روک لیں اب تم جاؤ اگر تمہارے دل میں اسلام قایم رہے تو پھر وہاں سے چلے آنا۔ ابو رافع کہتے ہیں کہ میں قریش کے پاس گیا اور بعد اس کے وہاں سے واپس آکر اسلام کو ظاہر کیا "

صلح حدیبیہ میں جو آنحضرت اور اہل مکہ کے درمیان معاہدہ ہوا تھا اور اقرارنامہ لکھا گیا تھا اوس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو شخص مکے سے مسلمان ہو کر مدینہ آجائے اسکو بوقت طلب اہل مکہ کے حوالہ کردیا جائیگا لیکن اگر کوئی مسلمان قریش کے پاس چلا آئے تو قریش اسکو واپس نہ کرینگے "

اس عہدنامہ سے بھی آنحضرت کی امن پسندی اور انتہائی برداشت ظاہر ہوتی ہے مکہ میں ابوبصیر ایک مسلمان تھے جو آنحضرت کے عاشق وصادق تھے وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح مکہ سے نکل کر مدینہ پہونچ جاؤں چنانچہ ایک روز موقع پاکر مدینہ چلے گئے اہل مکہ نے اقرارنامے کی شرط کے مطابق اپنے دو آدمی مدینہ بھیجے اور مطالبہ کیا کہ ابوبصیر کو ہمیں واپس دیا جائے ابوبصیر نے آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو اب مکہ نہ بھیجئے مگر آپ نے فرمایا کہ ہم وعدہ خلافی نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کوئی صورت کشایش کردے گا غرض وہ دونوں قاصد ان کو لیکر چلے گئے "

آنحضرت فرمایا کرتے تھے کہ

"لا ایمان لمن لا عہد لہ۔ جو عہد کا پکا نہیں اس کا ایمان بھی پکا نہیں " (سیرۃ محمدیہ)

عزم و استقلال آنحضرت میں بدرجہ اکمل موجود تھا آپ کو اکثر مواقع پر سخت ناکامی ہوتی لیکن آپ آزردہ خاطر نہ ہوتے۔ ایک روز آپ نے حرم کعبہ میں سنگ اسود کے قریب کھڑے ہو کر اپنے خاندان والون کے سامنے اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی

اور دین حق کی تبلیغ کی آپ نے کہا کہ اے جماعت قریش! اللہ تعالیٰ ایک ہے اوس کا کوئی شریک نہیں ساری دنیا کو اوسی نے پیدا کیا ہے وہی سب کو رزق عطا فرماتا ہے سب اوسی کے محتاج ہیں اور وہ بے نیاز ہے تم اوسی اللہ کی عبادت کرو باطل پرستی چھوڑ دو بتوں کو نہ پوجو۔ سنو! میں تم کو خدا کی توحید اور اپنی رسالت کی طرف بلاتا ہوں میری بات مانو اور شرک و بت پرستی سے باز آو ؏

آپکی اس تقریر کو سنکر اہل قریش غیظ و غضب میں آئے اور آپ کو برا بھلا کہا بعض نے گالیاں دیں آپ گالیاں سنکر خاموش ہو رہے لیکن مایوس نہ ہوئے۔

(سیرۃ محمدیہ)

ایک روز سرداران قریش جمع ہو کر آنحضرت کے چچا ابو طالب (جو آپکے متکفل تھے) کے پاس آئے اور کہا آپ کو معلوم ہے کہ محمدؐ نئے مذہب کی تعلیم کرتے ہیں اور ہمارے بتوں کو برا کہتے ہیں ہم نے اب تک ضبط سے کام لیا۔ اور خاموشی اختیار کی لیکن اب ہم ضبط نہیں کر سکتے آپ یا تو محمدؐ کو نئے دین کی تعلیم سے روک دیں یا اون کو ہمارے حوالہ کر دیں!

ابو طالب نے سرداران قریش کے کلمات سنکر آنحضرت کو بلایا اور کہا اے میرے فرزند! اپنی جان کو اور اپنی جان کے ساتھ مجھ بوڑھے کی جان کو ہلاکت سے محفوظ رکھو اور اسقدر مجھ پر بوجھ نہ ڈالو جسکو میں برداشت نہ کر سکوں۔ اگر تم اپنی تبلیغ و اشاعت کو روک دو تو بہتر ہے ؏

آنحضرت نے اپنے چچا ابو طالب کی یہ گفتگو سنکر خیال کیا کہ شاید ابو طالب میری حمایت سے دست کش ہونا چاہتے ہیں اسلئے آپ نے نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا کہ اے چچا! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی لاکر رکھدیں اور کہیں کہ تم اسلام کو چھوڑ دو تب بھی

میں نہیں چھوڑونگا جب تک کہ خدا اپنے دین کو غالب نہ کر دے یا تو یہ دین حق پھیل کر رہیگا یا اسی کے پیچھے میری جان چلی جائے گی ؎

آنحضرت نے یہ جواب اس جوش کے ساتھ دیا کہ آپکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ابوطالب پر اس صداقت بھرے کلام کا یہ اثر ہوا کہ انہوں نے کہا۔

اِذْھَبْ یَا ابْنَ اَخِیْ فَقُلْ مَا اَحْبَبْتَ فَوَاللّٰہِ لَا اُسْلِمُکَ لِشَیْءٍ اَبَدًا ؎

اے میرے بھتیجے! تم جاؤ اور جو بات تم کو پسند ہو آزادانہ طور پر کہو خدا کی قسم میں دشمنوں کے ہاتھوں میں تمہیں ہرگز نہ سونپوں گا ؎

پھر فی البدیہہ یہ اشعار پڑھے۔

وَاللّٰہِ لَنْ یَّصِلُوْا اِلَیْکَ بِجَمِیْعِھِمْ — حَتّٰی اُوَسَّدَ فِی التُّرَابِ دَفِیْنًا
فَاصْدَعْ بِاَمْرِکَ مَا عَلَیْکَ غَضَاضَۃٌ — وَابْشِرْ وَقَرَّ بِذَاکَ مِنْکَ عُیُوْنًا
وَدَعَوْتَنِیْ وَزَعَمْتَ اَنَّکَ نَاصِحِیْ — وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَکُنْتَ ثَمَّ اَمِیْنًا
وَعَرَضْتَ دِیْنًا لَا مَحَالَۃَ اَنَّہٗ — مِنْ خَیْرِ اَدْیَانِ الْبَرِیَّۃِ دِیْنًا
لَوْلَا الْمَلَامَۃُ اَوْ حِذَارُ مَسَبَّۃٍ — لَوَجَدْتَنِیْ سَمْحًا بِذَاکَ مُبِیْنًا

(ترجمہ) خدا کی قسم اگر یہ سب لوگ مل کر بھی تمہیں ضرر پہونچانا چاہیں تو جب تک میں زمین میں دفن نہ ہو جاؤں تمہیں ضرر نہیں پہونچا سکتے۔

تمہیں جو حکم ہوا ہے اسے آزادانہ سناؤ اس میں تمہاری کچھ ذلت نہیں اور خوش ہو اور اس سے آنکھیں ٹھنڈی کرو۔

تم نے مجھے اسلام کی طرف بلایا اور میں جانتا ہوں کہ تم میرے خیرخواہ ہو اور اس سے پہلے بھی تم صادق اور امین کے لقب سے پکارے جاتے ہو تم نے ایسا دین پیش کیا جو مخلوق کے تمام دینوں سے یقیناً بہتر ہے۔

اگر مجھے ملامت اور دشنام دہی کا خوف نہ ہوتا تو تم مجھے اپنا کھلا ہوا مددگار پاتے۔ (کنز الاخلاق)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال و دولت اور دنیوی ساز و سامان سے بدرجہ غایت بے پرواہ اور بے رغبت تھے ایک مرتبہ اہل مکہ نے عتبہ بن ربیعہ کو اپنا نمایندہ بنا کر آنحضرت کی خدمت میں بھیجا اور کہلوایا کہ

اے محمدؐ! اگر تم اپنی نئی تعلیم بند کر دو، ہمارے بتوں کو برا نہ کہو اور ہمیں بتوں کی پرستش پر ملامت نہ کرو تو ہم تمہارے پاس اسقدر مال و دولت جمع کر دینگے کہ ہم میں سے کسی کے پاس نہ ہو۔ اور ہم تمکو اپنا بادشاہ بنالیں گے اور ہم سب تمہاری حکم برداری کریں گے۔"

آنحضرت نے اہل مکہ کا یہ پیام سنکر فرمایا۔

مَا اَطْلُبُ اَمْوَالَکُمْ وَلَا الشَّرَفَ فِیْکُمْ میں تمہارے مال نہیں مانگتا نہ تم پر بزرگی چاہتا ہوں

وَلَا الْمُلْکَ عَلَیْکُمْ۔ نہ تم پر بادشاہ ہونا مطلوب ہے۔

اسی طرح اہل مکہ نے ایک روز مغیرہ بن شعبہ کو اپنا نمایندہ بنا کر آنحضرت کے پاس بھیجا مغیرہ نے حاضر ہو کر کہا کہ اے محمدؐ امین! تم صاحب اوصاف جمیلہ ہو، اور عالی خاندان ہو لیکن افسوس تم ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہو اونکی پرستش سے ہمکو روکتے ہو اور ہمیں نئے دین کی تعلیم دیتے ہو اگر تم ایسا نہ کرو تو اہل مکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری خدمت میں ایسی خاتون پیش کریں کہ جو تمام عرب میں سب سے زیادہ حسین و جمیل ہو تاکہ تم اوس سے شادی کر لو اور ہم تمہاری خدمت میں اسقدر مال و دولت پیش کریں کہ تم رئیس اعظم بن جاؤ۔ اور ہم تمکو اپنا سردار بنا کر تمہاری خدمت اور اطاعت کریں "

آنحضرت نے اس کے جواب میں فرمایا۔

لوگو! نہ مجھکو حسین و جمیل خاتون کی ضرورت ہے نہ میں مال و دولت جمع کر کے رئیس بننا چاہتا ہوں نہ میں تم پر حکومت چاہتا ہوں میں تو صرف دین حق کی تبلیغ پر مامور ہوں اور اسی کیلئے تمہارے درمیان آیا ہوں تاکہ میں تمکو خدائے وحدہٗ لاشریک کی

مہربانی کی خوشخبری سناؤں اور اوس کے غضب سے ڈراؤں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا پابند ہوں اور اسی کی تعمیل کرتا ہوں اور کروں گا۔ اگر تم راہ راست پر آگئے تو تمہارے لئے بھلائی ہے اور جو نہ آئے تو میں صبر کرونگا۔" (سیرۃ محمدیہ)

فقر و توکل آنحضرتؐ کو بہت پسند تھا آپ ہمیشہ راضی برضائے الٰہی رہتے تھے اور اکثر فرمایا کرتے تھے۔

اِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ	یا اللہ جب میں بھوکا ہوتا ہوں تب بھی تجھی سے عاجزی کرتا ہوں اور تجھے یاد کرتا ہوں اور جب شکم سیر ہوتا ہوں تب بھی تیری ہی حمد کرتا ہوں اور تیرا ہی شکر ادا کرتا ہوں

جب آپ کھانا کھاتے تو کبھی تکیہ نہ لگاتے بلکہ اکثر اوقات زمین پر بیٹھکر تناول فرماتے اور کہتے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، بندوں کی طرح کھانا کھاتا ہوں اللہ کا شکر و احسان ہے کہ وہ ہر جاندار کو رزق عطا فرماتا ہے۔ آنحضرتؐ کھانا کھانے سے فارغ ہو کر ہمیشہ یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۞	ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے کھانا کھلایا پانی پلایا اور مسلمان بنایا۔

حضرت ابو طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ

شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ۔ (ترمذی)	(ایک مرتبہ) ہم نے رسول اللہ سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر کھول کر دکھایا (اس وقت) رسول اللہ نے شکم مبارک سے کپڑا اٹھایا اور دو پتھر کھول کر دکھائے۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ازواجِ مطہرات نے آنحضرتؐ سے تنگدستی کی شکایت کی تو آپ نے بحکم الٰہی یہ جواب دیا کہ

إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًاo وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا۔ (مسلم)

اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کے سازو سامان کی طلبگار ہو تو آؤ میں تمہیں رکھا دے دلا کر خوش اسلوبی سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور عاقبت کے گھر کی خواہاں ہو تو تم میں سے جو نیکو کار ہیں ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے"

ازواج مطہرات نے یہ متوکلانہ جواب سُنکر کہا کہ ہم دنیا کی زندگی اور اس کے سازو سامان کی طلبگار نہیں ہیں اللہ کا شکر و احسان ہے کہ ہم کو رسول کی ازواج بنایا یہ شرف تھوڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائے"

آنحضرت ہمیشہ یہ دعا فرماتے رہتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ۔ یا اللہ مجھے مسکین جلا اور مسکین مار اور مسکینوں کے گروہ میں میرا حشر فرمانا"

آنحضرت کی وفات کے بعد جنابہ عائشہ صدیقہ نے لوگوں کو دو کپڑے دکھلائے ایک چادر تھی اور ایک تہبند تھا جسمیں کئی پیوند لگے ہوئے تھے ام المومنین نے متر نم ہو کر کہا کہ ان دو کپڑوں میں آنحضرت کا انتقال ہوا اور صرف یہ ہی دو کپڑے آپکے پاس تھے" (سیرۃ محمدیہ)

خشیت الٰہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب لبریز تھا اکثر اوقات آپ عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے اور ہر وقت ذکر الٰہی کرتے رہتے تھے۔ نماز نہایت خشوع و خضوع کیساتھ ادا کرتے نوافل کثرت سے پڑھتے تھے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخشدیئے ہیں آپ زیادہ ریاضت کیوں فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا۔

اَفَلَآ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا۔ | کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں

(تاریخ حبیب الہ)

ایک دفعہ ابن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن مجید پڑھ رہے تھے جب وہ اس آیت پر پہنچے۔

فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا ؕ | تب کیسی ہوگی جب ہر ایک امت پر خدا ایک ایک گواہ کھڑا کرے گا اور آپ کو ہم سب اُمتوں پر شہادت کیلئے کھڑا کرینگے؟!

ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے اسوقت آنکھ اٹھاکر آنحضرت کے چہرہ مبارک کیطرف دیکھا تو آنسوؤں کے دریا بہہ رہے تھے۔ (بخاری)

ہم نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ صحیح حالات مسلمانوں کی معتبر کتابوں سے اخذ کرکے لکھے ہیں۔ لیکن اب ہم اون معترضین کی طمانیت کیلئے جو یہ کہا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی تحریروں میں عقیدت وارادت کو بہت زیادہ دخل ہوتا ہے آنحضرت کی نسبت غیر مسلم محققین کے اقوال بھی درج کرنا مناسب سمجھتے ہیں جنسے کہ آنحضرت کے اخلاق کی عظیم وجلیل رفعت وطہارت اور عجیب وغریب عظمت ومنزلت ثابت ہوتی ہے ہم اس حقیقت کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ

اَلْفَضْلُ مَا شَھِدَتْ بِہٖ الْاَعْدَاءُ | فضل وہ ہے جسکی فضیلت کی شہادت دشمن بھی دے رہے ہوں گا

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگران!

وہ لوگ جو مسلمان نہیں ہیں اور آنحضرت سے کسی قسم کی عقیدت وارادت نہیں رکھتے ہیں وہ بھی محققانہ ومنصفانہ نقطہ نظر سے پیغمبر اسلام کی نسبت عمدہ خیالات ظاہر کرتے ہیں اور ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ بلاشک آنحضرت

کی حقانیت وصداقت کا ایک بین ثبوت ہے اور یقیناً دنیا میں اس سے زیادہ اور کوئی ثبوت نہیں ہوسکتا"

اگرچہ مسلمانوں کے اعتقاد میں اس امر سے کچھ زیادہ تقویت نہیں ہوتی کہ غیر مسلم محققین بھی اون کے پیغمبر کی تعریف بیان کرتے ہیں لیکن اون کو خوشی ضرور ہوتی ہے۔

اسلامی رسول کی نسبت غیر مسلم محققین کے بیانات

مسٹر اسٹینلی لین پول جو یورپ کے زبردست محقق ہیں اپنی محققانہ تصنیف "اسپیچیز آف محمد" (Speaches of Mohammad) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھتے ہیں کہ۔

"حضرت محمد نہایت با اخلاق اور رحمدل ریفارمر تھے اونکی بے ریا خدا پرستی اعظیم فیاضی مستحق تعریف ہے آپ اسقدر انکسار پسند تھے کہ بیماروں کی عیادت کو جایا کرتے غلاموں اور غریبوں کی دعوت قبول کر لیتے مسکینوں سے بہت زیادہ محبت کرتے اپنے کپڑوں میں پیوند لگا لیتے، بکریوں کا دودھ دوہتے اور اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتے تھے بے شک وہ مقدس پیغمبر تھے"

مسٹر ہربرٹ وائل یورپ کے منصف مزاج محقق ہیں اپنی کتاب "گریٹ ٹیچر" (Great Teacher.) میں لکھتے ہیں۔

"حضرت مسیح علیہ السلام سے چھ سو برس بعد عرب کی اخلاقی حالت نہایت خراب ہو گئی تھی ۲۰ اپریل ۵۷۱ء عیسوی کو حضرت محمد پیغمبر پیدا ہوئے جنہوں نے بت پرستی کو مٹایا اور عرب کے وحشیوں کو نہایت متمدن بنا دیا۔ عام لوگ اونکی دیانتداری اور سچائی کے سبب اونکو "الامین" کہکر پکارتے تھے انہوں نے گمراہوں کو سچا رستہ بتلایا اور لوگوں کے اخلاق و اعمال کی اصلاح کی"

مسٹر مارکس ڈاڈ (مرقس داؤد) جو یورپ کے فاضل محقق ہیں اپنی محققانہ کتاب " محمد بودھ اینڈ مسیح " (Mohammad, Bodh & Masih.) میں لکھتے ہیں۔

" حضرت محمدؐ کا اخلاق نہایت اعلیٰ تھا۔ آپ کے نزدیک دنیوی وجاہت کوئی چیز نہ تھی۔ آپ امیر وغریب آدمیوں کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتے تھے۔ آپ کی ذات سرچشمہ خیر وبرکت تھی آپ نہایت صابر وشاکر اور انکسار پسند تھے۔ آپ نے بت پرستی مٹا کر خدا پرستی کی تعلیم دی بے شک وہ کامیاب ریفارمر ہیں "

ڈاکٹر لیبان جو فرانس کے جلیل القدر محقق ہیں اپنی محققانہ تصنیف " محمد اور اسلام " (Mohammad & Islam.) میں لکھتے ہیں کہ

" حضرت محمدؐ کو اپنے نفس پر بے انتہا حکومت تھی۔ آپ کی سادگی اور منکسر المزاجی قابل تعریف ہے۔ آپ بے انتہا صائب الرائے تھے۔ دوراندیشی آپ میں بہت زیادہ تھی۔ آپ نے وحشی اقوام کی زبردست اصلاح کی۔ ہمارے طبقے کے سربرآوردہ شخص اور مستند مورخ موسیو بار تھیلمی سنیٹ ہیلر نہایت تحقیقات کے بعد حضرت محمدؐ کی نسبت لکھ رہے ہیں کہ وہ صد درجہ باخدا رحمدل، اور اعلیٰ اخلاق رکھنے والے پیغمبر تھے۔ ہانگر نے ایک لمبی چوڑی فہرست محمدؐ کے اقوال کی شائع کی ہے بلا طرفداری اسلام یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان مقولوں سے بہتر کوئی دستور العمل انسان کو عملاً نیکی کیطرف راغب کرنے اور بدی سے محترز رکھنے کیلئے رہنما نہیں ہوسکتا، سچ یہ ہے کہ اس پیغمبر اسلام نبی امی کی یہ ایک حیرت انگیز خصوصیت ہے کہ اوسکی آواز نے ایک قوم ناہنجار کو جو کسی ملک گیر کے زیر حکومت نہیں آئی تھی مسخر کرکے اس درجہ پر پہونچایا کہ اس نے عالم کی بڑی بڑی سلطنتوں کو زیروزبر کر دیا اور اس وقت بھی وہی نبی امی اپنی قبر کے اندر کروروں بندگان خدا کو کلمہ اسلام پر قایم رکھے ہوتے ہے "

یورپ کے مشہور مورخ ومحقق مسٹر ڈبلیو آیرونگ اپنی تصنیف " سنچر آف اسلام "

Messenger of Islam. میں لکھتے ہیں کہ

آخری پیغمبر محمدؐ نہایت سادہ مزاج تھے۔ بے مثل خلیق تھے۔ آپ کے دماغی اوصاف غیر معمولی اور آپکی قوت متخیلہ اعلیٰ درجہ کی تھی آپ بہت تیز فہم تھے۔ حافظہ بہت تیز تھا طبیعت انکسار پسند تھی گفتگو نہایت سنجیدہ، قلیل الالفاظ اور کثیر المعانی ہوتی تھی بڑے پرہیزگار اور نیک تھے اور آپ اپنی موت کے وقت تک مذہبی سرگرمی اور گمراہوں کو ہدایت فرمانے میں مصروف رہے۔

مسٹر آرتھر گلمین ایم۔ اے۔ جو یورپ کے عالی دماغ مورخ ہیں اپنی کتاب "ہسٹری اوف اسلام *History of Islam.* میں لکھتے ہیں۔

محمدؐ کے فضائل نہایت پاکیزہ تھے اور اخلاق نہایت اعلیٰ تھے ان کی سادگی اور انکی پرہیزگاری کا تمام محققین کو اعتراف ہے انہوں نے خدا کو وحدہٗ لاشریک بتلایا اور بت پرستوں کو خدا پرست بنا دیا۔ ان کی سچائی اس سے ظاہر ہے کہ وہ مرتے دم تک اپنے اعلیٰ خیال پر مستقل طور سے قایم رہے وہ نہایت رحمدل پیغمبر تھے۔ فتح مکہ کے بعد جب ظالم سرداران قریش آپکے سامنے لائے گئے تو آپنے کہا تم نے جو کچھ ظلم وستم مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر کئے ہیں میں اونکو معاف کرتا ہوں جاؤ تم سب آزاد ہو کسی قوم کی تاریخ میں عفو وکرم کی ایسی زبردست نظیر تلاش سے بھی دستیاب نہیں ہو سکتی"

یورپ کے جلیل القدر محقق اور فاضل ادیب مسٹر ٹامس کارلائل اپنی معرکتہ الآرا تصنیف "ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ لار *Heroes & Hero Worship.*) میں لکھتے ہیں۔

"صاف شفاف قلب اور پاکیزہ روح رکھنے والا محمدؐ دنیوی ہوا وہوس سے بالکل بے لوث تھا۔ اس کے خیالات نہایت متبرک اور اس کے اخلاق نہایت اعلیٰ تھے وہ ایک سرگرم اور پرجوش ریفارمر تھا جسکو خدا نے گمراہوں کی ہدایت کیلئے مقرر کیا تھا

ایسے شخص کا کلام خود خدا کی آواز ہے۔ محمدؐ نے سر توڑ کوشش کیساتھ حقانیت کی اشاعت کی اور زندگی کے آخری لمحہ تک اپنے مقدس مشن کی تبلیغ جاری رکھی۔ دنیا کے ہر حصہ میں اس کے متبعین بکثرت موجود ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ محمدؐ کی صداقت کامیاب ہوئی "

مسٹر گبن جو مشہور مورخ ہیں اپنی کتاب" ڈیکلائن آف دی رومن امپائر"، (Decline of the Roman Empire.) میں لکھتے ہیں کہ۔

ہر انصاف پسند شخص یقین کرنے پر مجبور ہے کہ محمدؐ کی تبلیغ وہدایت خالص سچائی پر مبنی تھی۔ حضرت محمدؐ ظاہری شان وشوکت کو بالکل حقیر سمجھتے تھے۔ گھر کے معمولی کام اپنے آپ کرتے تھے۔ آگ سلگاتے، جھاڑو دیتے، اپنی جوتیاں گانٹھتے، اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے۔ جَو کی روٹیاں کھاتے، مہمان کو اچھا کھلاتے۔ کچھ شک نہیں ہے کہ وہ ایک پاکباز اور مقدس بزرگ تھے "

سر ولیم میور جو یورپ کے فاضل محقق ہیں اپنی ضخیم تصنیف" لائف آف محمدؐ" (Life of Mohammad.) میں لکھتے ہیں۔

حضرت محمدؐ نہایت منصف اور رحم دل تھے۔ آپ دشمنوں سے بھی حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ آپ کے ابنائے وطن نے جس طرح آپکے حقوق کے خلاف سرکشی کی وہ ایک ظالم حکمران کیلئے کافی ہوسکتی تھی کہ وہ ان سب کو تباہ وبرباد کر دیتا لیکن محمدؐ نے سب کو عام معافی دیدی۔ اور تمام گذشتہ مظالم پر خاک ڈال دی۔ آپ کا تحمل اخلاق انسانی کا ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے۔

جن لوگوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ محمدؐ کے خاندان کے لوگ تھے جو آپ کی پرائیویٹ زندگی سے کامل آگاہی رکھتے تھے اس امر سے حضرت محمدؐ کی صداقت پر روشنی پڑتی ہے مجھے اس امر کے تسلیم کرنے میں بالکل تامل نہیں ہے کہ اسلام میں

پرہیزگاری، خدا ترسی ایسی کامل درجہ پر ہے جو دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں
پائی جاتی میں یہ بھی مانتا ہوں کہ اخلاقِ انسانی کی ترقی کا باعث صرف اسلام
ہی ہوا ہے"

مسٹر جان ڈیون پورٹ جو نہایت ثقہ مورخ اور محقق ہیں اپنی کتاب "اپالوجی
فار محمد" (Apology for Mohammad.) میں لکھتے ہیں۔

حضرت محمدؐ کی صداقت اور ان کے خلوص کا پکا ثبوت یہ ہے کہ سب سے پہلے جو ایمان
لانے والے ہیں وہ ان کے گھر والے اور ان کے اقارب ہیں یہ سب ان کی خانگی
زندگی اور تمام حالات سے بخوبی اور پورے پورے واقف تھے اگر ان میں صداقت
اور حقانیت نہ ہوتی تو وہ ضرور اعتراضات و اختلافات کا طوفان برپا کر دیتے"

لفٹننٹ کرنل سائکس جو یورپ کے مشہور مورخ ہیں اپنی کتاب "ہسٹری آف عرب"
(History of Arab) میں لکھتے ہیں کہ۔

"کوئی منصف مزاج شخص حضرت محمد کے حالات زندگی تحقیق کرنے کے بعد ان کی
اولوالعزمی۔ اخلاقی جرأت خلوص نیت۔ سادگی اور رحم و کرم کا اقرار کئے بغیر نہیں
رہ سکتا۔ پھر ان ہی صفات کے ساتھ استقلال و عزم اور معاملہ فہمی کی قابلیت
کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ یہ یقینی امر ہے کہ آپ نے اپنی سادگی، لطف و کرم، اور اپنے
اخلاق کو بلا خیال مرتبہ قایم رکھا۔ علاوہ اس کے شروع سے آخر تک وہ اپنے آپ کو ایک
معمولی پیغمبر بتلاتے رہے حالانکہ وہ اس سے زیادہ دعوی کرکے اس میں کامیاب
ہو سکتے تھے"

فاضل محقق پروفیسر باسورتھ اسمتھ اپنی مشہور تصنیف "محمد اینڈ محمدن ازم"
(Mohammad & Mohammadanism) میں لکھتے ہیں کہ

اگر پوچھا جائے کہ افریقہ بلکہ کل دنیا کو مسیحی مذہب نے زیادہ فائدہ پہنچایا یا اسلام نے؟

تو جواب میں کہنا پڑے گا کہ اسلام نے! آہ محمدؐ کو اگر قریش ہجرت سے پہلے خدانخواستہ قتل کر ڈالتے تو مشرق و مغرب دونوں میں گمراہی پھیل جاتی۔ اگر آپ مبعوث نہ ہوتے تو دنیا کا ظلم بڑھتے بڑھتے اس کو تباہ کر دیتا اگر آپ ظاہر نہ ہوتے تو یورپ میں اور زیادہ تاریکی پھیل جاتی اگر آپ نہ ہوتے تو انسان گمراہی کے اندھیرے میں بھٹکتے پھرتے جب ہم محمدؐ کے جملہ صفات اور تمام کارناموں پر انصاف کے ساتھ نظر ڈالتے ہیں تو اونکی صداقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے اور آپ دنیا کے تمام رہبروں میں سب سے برتر ثابت ہوتے ہیں۔"

روس کے جلیل القدر محقق کاونٹ ٹالسٹائی" اپنی معرکتہ آلارا تصنیف "برین آف اسلام" (Brain of Islam.) میں لکھتے ہیں کہ۔

حضرت محمدؐ ایک الوالعزم اور مقدس ریفارمر تھے انہوں نے صدیوں کے گمراہوں کو بڑی جد و جہد کر کے سیدھا راستہ دکھلایا اور خدا پرستی کی تعلیم دی۔ اہل عرب بت پرستی کرتے تھے اور اون کے اخلاق و عادات بالکل وحشیانہ تھے محمدؐ نے اونکو بت پرستی سے روکا۔ اور افعال قبیحہ سے منع کیا انہوں نے صرف اس ایک خدا کی عبادت اور پرستش کی تعلیم دی جو تمام جہان کو پالتا ہے اور اسی نے سب کو پیدا کیا ہے۔ آپنے اخوت و ہمدردی۔ اور مساوات نسے اہل عرب کے دلوں کو لبریز کر دیا غارتگری اور خونریزی کو ممنوع قرار دیا حضرت محمد دنیا میں مصلح عظیم بنکر آئے تھے اور آپ میں ایک ایسی برگزیدہ قوت تھی جو قوت بشری سے ہر طرح ارفع و اعلیٰ تھی جسنے ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔

محمدؐ کے حالات زندگی پر محققانہ و فلسفیانہ نظر ڈالکر مجھکو اس حقیقت کے تسلیم کرنے میں کچھ تامل نہیں ہے کہ بلاشک وہ سچے پیغمبر اور کروروں بندگان خدا کے ہادی و رہبر ہیں انہوں نے گمراہ لوگوں میں نور ایمان پیدا کیا ان کے دلوں میں حق پسندی کا جذبہ پیدا کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ خدا ایک ہے۔ اور اس کے نزدیک سب انسان

برابر ہیں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں حضرت محمد نہایت ہی متواضع، خلیق، روشن فکر، اور صاحب بصیرت تھے۔ لوگوں سے عمدہ معاملہ رکھتے تھے۔ اہل عرب دل سے آپکی پاکبازی اور دیانتداری کے قائل تھے اور آپ کو "الامین" کہتے تھے۔

۸ جون ۶۳۲ء عیسوی کو محمد نے مسلمانوں کے نام ایک آخری نصیحت نامہ صادر کیا جس میں لکھا تھا اے مسلمانو! امن کی زندگی بسر کرنا ایک دوسرے کے مددگار اور بھائی بن کر رہنا۔ کینہ اور کدورت کو دل میں جگہ نہ دینا، کسی کا خون ناحق نہ بہانا۔ اور میں نے تمہیں وہ سب کچھ پہنچا دیا جس کے لئے میں خدا کی طرف سے تمہارے پاس بھیجا گیا تھا۔"

ہندوستان کے انصاف پسند "شردھے پرکاش دیو" صاحب (جنہوں نے تیس سال تک مختلف مذاہب کی کتابوں کا بنظر غایر مطالعہ کیا اور دنیا کے تمام مذہبی پیشواؤں کے حالات تحقیق کئے) اپنی تصنیف "سوانح عمری محمد صاحب" میں لکھتے ہیں

جس وقت ساری دنیا پر جہالت کی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ ۲۰ اپریل ۵۷۱ء عیسوی کو محمد صاحب نے مکہ میں جنم لیا آپ بچپن ہی سے بہت نیک تھے۔ جب جوان ہوئے تو مکہ والوں نے آپ کو "الامین" کہنا شروع کیا۔ آپ بہت منکسر المزاج تھے اور رحمدل تھے۔ آپ اپاہجوں کا کام کر دیتے تھے جب وقت آیا آپنے سچے دین کا پرچار کیا محمد صاحب کی ذات سے جو جو فیض دنیا کو پہنچے ان کیلئے نہ صرف عرب بلکہ تمام دنیا کو شکرگزار ہونا چاہیئے۔ کون کون سی تکلیفیں ہیں جو اس بزرگ نے سچائی کا پرچار کرنے میں نہیں اٹھائیں اور کیا کیا مصیبتیں ہیں جو آپنے برداشت نہیں کیں۔ تنگ دل اور تعصب رکھنے والے لوگ محمد صاحب کی نسبت کچھ ہی کہیں لیکن جو لوگ انصاف دل میں رکھتے ہیں وہ کبھی آپ کی برائی نہیں کر سکتے۔"

مہاتما "ستیہ دہاری" صاحب جو ہندوستان کے فاضل محقق ہیں اور جنہوں نے

کئی سال تک مختلف مذاہب کے متعلق تحقیقات کی ہے اپنی دلچسپ تصنیف" رسالہ بحر نبوت" مطبوعہ ۱۹۱۶ء میں لکھتے ہیں کہ۔

پیشوائے دین اسلام حضرت محمد صاحب کی زندگی دنیا کو بے شمار قیمتی سبق پڑہاتی ہے آپ کی ہر اک حیثیت دنیا کیلئے سبق آموز ہے بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھ ، سمجھنے والا دماغ اور محسوس کرنے والا دِل ہو۔"

اسلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عظیمہ وفضائل کریمہ درج کرنے اور آپکی نسبت غیر مسلم محققین، ،مورخین کے اقوال نقل کرنے کے بعد اب ہم یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ آنحضرت کی بعثت سے قبل خدا کی زمین پر کن کن تاریکیوں نے قبضہ کر رکھا تھا اور "عرب" میں کسقدر گمراہیاں اور خرابیاں شائع تھیں پھر آپنے مبعوث ہوکر ان تمام گمراہیوں اور خرابیوں کو کس طرح دور کیا اور باطل پرستوں کو کیونکر خدا پرست بنایا۔"

اسلامی رسول کی بعثت سے قبل دنیا کی حالت

صفحاتِ تاریخ شاہد ہیں کہ چھٹی صدی عیسوی کے وسط میں "یورپ" میں تاریکی وجہالت کی حکمرانی تھی ہر سمت جدال وقتال اور بے چینی وبدامنی کے شرارے بلند تھے ایک عظیم الشان بت وِڈن" W. d. n. "کی پرستش ہوتی تھی اور اسکو خدا کا نائب سمجھا جاتا تھا۔

"فارس" میں زر۔ زن۔ زمین کے جھگڑے شائع تھے۔ اخلاق انسانی کا جنازہ نکل چکا تھا۔ آتش پرستی افضل ترین عبادت سمجھی جاتی تھی "ہندوستان" میں سنگ پرستی اور دیوتا پسندی کا زور شور تھا۔ چاند۔ سورج۔ گائے۔ بندر۔ ہاتھی۔ شہد کی مکھی۔ سانپ وغیرہ قابل تعظیم سمجھے جاتے تھے اور پتھر کے بتوں سے دعائیں مانگی جاتی تھیں لوگوں کا یقین تھا کہ خدا ان میں سمایا ہوا ہے "چین" میں سلاطین پرستی نے رنگ جما رکھا تھا

بادشاہ وقت خدا سمجھا جاتا تھا جب ایک بادشاہ کا انتقال ہو جاتا تھا اور اس کا وارث تخت نشین ہوتا تھا تو لوگ یقین کر لیتے تھے کہ اب خدائی موجودہ بادشاہ کے ہاتھ آگئی ہے "مصر" میں یہودیت اور نصرانیت دست و گریباں ہو رہی تھی مسئلہ تثلیث پر رنگ آمیزیاں کی جارہی تھی ۔ صدہا مختلف العقائد فرقے پیدا ہو گئے تھے ۔ مذہبی روایات کا مضحکہ اڑایا جاتا تھا مختلف فرقے ایک دوسرے کے جانی دشمن بنے ہوتے تھے اور لڑتے جھگڑتے تھے " (ہسٹری آف دی ورلڈ)

"عرب" جن تاریکیوں اور جہالتوں میں مبتلا تھا اور جن اخلاقی خرابیوں اور گمراہیوں کا مرکز بنا ہوا تھا اون کا حال کسی قدر تفصیل کے ساتھ لکھنا مناسب ہے "عرب" میں تمدنی اخلاقی، و معاشرتی کمزوریاں اسقدر پیدا ہو گئی تھیں کہ سرزمین عرب کے انسان برائے نام انسان رہ گئے تھے ۔

صاحب "سامرۃ الاخبار" لکھتے ہیں کہ جدال و قتال ۔ خونخواری و ڈاکہ زنی ، نشہ بازی و زناکاری ، سود خواری و قماربازی عرب میں شائع تھی فحش باتوں سے بالکل پرہیز نہ کیا جاتا تھا ۔ ہر شخص افعال و اقوال میں آزاد تھا ۔ دوشیزہ اور خوبصورت لڑکیوں کے نام لکھے جاتے اور بازاروں میں گائے جاتے تھے ۔ کوئی ولولہ اور ارمان چھپا کر نہ رکھا جاتا تھا ۔ زنا پر بجائے ندامت کے فخر کیا جاتا تھا اور مجالس میں اپنی قوت مردمی کی تعریف کیجاتی تھی ۔ نشہ سے زیادہ محبوب کوئی شغل نہ تھا پھر بادہ نوشی و بدمستی کی حالت میں نہایت شرمناک افعال کئے جاتے تھے اور افعال قبیحہ پر تفاخر کیا جاتا تھا ۔ قماربازی امراء و شرفاء کا بہترین مشغلہ تھا ۔ جا بجا قمار خانے کھلے ہوئے تھے جنمیں بڑے بڑے دولتمند شریک ہوتے تھے اور بڑی بڑی رقمیں اور جائدادیں ہارتے جیتتے تھے سود خواری نہایت معزز پیشہ سمجھا جاتا تھا ۔ نہایت بے دردی کے ساتھ ضرورت مندوں کے گلے پر چھری چلائی جاتی تھی ۔ لونڈیوں کو ناچنا گانا سکھلا کر بازاروں میں

مبتلا پایا جاتا تھا اور اپنی عصمت فروشی کے ذریعہ جو کچھ کماتی تھیں وہ آقا کا حق ہوتا تھا
اور اس آمدنی کے روپیہ سے عظیم الشان دعوتیں ہوتی تھیں۔ ڈاکہ زنی اور رہزنی کے
ذریعہ مال و دولت جمع کرنا مستحسن نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ جنگ و جدال کا بہت شوق
تھا جب دو قبیلوں کے درمیان جنگ چھڑ جاتی تھی تو بیس پچیس تیس تیس سال تک
جاری رہتی تھی ہزاروں خوں ہو جاتے تھے اس قسم کی لڑائیاں شعر و شاعری یا گھوڑ
دوڑ وغیرہ پر پیدا ہوتی تھیں۔ عورت کی حیثیت نہایت ہی ذلیل تھی وہ کوئی حق نہ رکھتی
تھی مردوں کو اختیار تھا جو چاہیں سو کریں جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کریں۔ لڑکیاں
موجب ننگ و عار سمجھی جاتی تھیں اگر کوئی خاص وجہ مانع نہ ہوتی تھی تو لڑکی کو پیدا
ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا معبود ہر قبیلہ اور ہر گھر کا جدا جدا ہوتا تھا لیکن ہبل
عبعب۔ اساف۔ نائلہ۔ لات و منات عظیم القدر معبود سمجھے جاتے تھے اور تمام لوگ
ان کی پرستش کرتے تھے۔ خاص کعبہ کے اندر تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے
عبادت کا طریقہ نہایت غیر مہذبانہ اور شرمناک تھا پرستاران اصنام برہنہ ہو کر بتوں
کی پرستش کیا کرتے تھے کیونکہ اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ لباس ہر قسم کے گناہوں سے آلودہ
ہوتا ہے۔ صاحب روح البیان لکھتے ہیں کہ

كان الرجل فى الجاهلية اذا سافر	عرب کی جہالت کا یہ حال تھا کہ کہیں مسافرت میں جاتا
حمل معه اربعة احجار ثلثة يقدر بها	پتھر راستہ میں سے اوٹھا لیتے تھے تین پتھروں سے ہنڈیا
والرابع يعبده۔	کر لیا اور ایک کو معبود بنا لیا۔"

تاریخ ابن اثیر میں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کی یہ حالت تھی کہ جب کسی پتھر کو
پوجتے پوجتے بہت دن گذر جاتے تھے تو پھر کسی نئے معبود کی تلاش میں رہتے اور جب
کہیں خوبصورت سا پتھر مل جاتا تھا تو پرانے معبودوں کو نکال دیتے تھے اور نئے
معبود کی پرستش کرنے لگتے تھے۔"

غرضکہ طرح طرح کی گمراہیاں اور تاریکیاں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھیلی ہوئی تھیں انسانیت و شرافت اور تہذیب و تمدن کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا خدائے واحد القہار کی وحدانیت و منزلت دلوں سے محو ہو چکی تھی بحر و بر انسانی خباثتوں سے تنگ آ گئے تھے۔

جب کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اسقدر گمراہی پھیل گئی تھی۔ نورِ حقانیت باطل کی تاریکیوں سے ماند پڑ گیا تھا تو غیرتِ الٰہی جوش میں آئے۔ پروردگارِ عالم نے ایک رسول بھیجنے کی ضرورت سمجھی آخر ۲۰ اپریل ۵۷۱ء عیسوی کو نورِ الٰہی چمکا اسلامی رسول نے "جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ" کے عالمگیر اعلان کے ساتھ ظہور فرمایا۔

"اسلامی رسول نے گمراہیوں کی اصلاح کی"

آپ نے دنیا میں تشریف لاکر ان تمام گمراہیوں اور خرابیوں کو دور کر دیا جنکو دنیا پر چھائی ہوئی مسلسل کئی صدیاں گزر چکی تھیں اور ہر قسم کی تاریکیوں کو نورانی شعاعوں سے ہمیشہ کیلئے بدل دیا۔ آپ نے دنیا کو اصول مدنیت و علوم حقایق سکھلائے اور خالق و مخلوق و مالک و مملوک کے تعلقات بتلائے۔ عبدیت و معبودیت کا فرق ظاہر کیا اور پرستاران باطل کو خدائے واحد القہار کے سامنے جھکا دیا۔

چونکہ اس وقت دنیا کی تمام قوموں کو بالعموم اصلاح اور ریفارم کی ضرورت تھی اس لئے خدائے تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی رسالت کو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام موجودہ و آئندہ نسلوں کیلئے عام کر دیا اور آپ کو خاتم النبیین قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ "اسلام" تیس برس سے کم عرصہ میں عرب کی تمام قوموں میں پھیل گیا اور ایک صدی سے کم میں محیطِ مغربی سے لیکر دیوارِ چین تک تمام ملکوں میں شایع ہو گیا اور روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے

اسلامی رسول نے جب اعلان حق کیا اور اسلام کی تبلیغ کی تو آپ کو طرح طرح

کی صعوبتیں اور مشکلات پیش آئیں اور ایسی دشواریاں واقع ہوئیں کہ اگر خدا کی تائید شامل حال نہ ہوتی تو آپ کو کامیابی کا حاصل ہونا مشکل تھا جن لوگوں نے آنحضرت کی دعوت حق کو قبول کر لیا تھا ان کو بھی طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں تمام مختلف مذہبی گروہوں نے جو جزیرہ نمائے عرب اور اس کے قرب وجوار میں رہتے تھے فیصلہ کر لیا تھا کہ ہر طرح داعی اسلام کو ستایا جائے اور اونکی تبلیغ واشاعت کو روکا جائے مگر آنحضرت خدا پر بھروسہ کئے ہوئے جاہلوں کے وحشیانہ سلوک اور ہر قسم کی تکلیفوں کو برداشت کرتے رہے نہ کوئی حمایت کرنے والا تھا نہ کوئی مددگار تھا آخر قدرت الٰہی سے آپ کامیاب ہوئے اور "اسلام" پھیل کر رہا معتبر تاریخوں سے ثابت ہے کہ جزیرہ نمائے عرب میں جسوقت اسلامی رسول جلوہ افروز ہوتے اس وقت وہاں شرک اور بت پرستی کی تاریکی چھائی ہوئی تھی آپ نے اوسکو بالکل مٹا دیا۔ آپ نے عرب کے وحشیوں میں ایسا اتحاد واتفاق پیدا کر دیا جس کی نظیر انکی گذشتہ تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ آپنے اونکو تمام بداخلاقیوں اور بداعمالیوں سے پاک وصاف کر کے سیدھے رستہ پر لگا دیا۔ آپنے ایسے جاہلوں کو جو زمانہ سے زیادہ بے رحم سنگدل ظالم۔ جابر۔ بداخلاق اور بداطوار تھے اپنی پاکیزہ تعلیم سے نہایت رحم دل منکسر المزاج انصاف پسند۔ صالح متقی، پرہیزگار۔ اور خدا پرست بنا دیا آپکی تربیت سے وہ لوگ جو نہایت ہی نامہذب اور غیر متمدن تھے اعلیٰ درجہ کے مہذب اور متمدن بن گئے"۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر انصاف سے دیکھا جائے تو "اسلامی رسول" کی صداقت کا اندازہ کرنے کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ نہ کہیں کے بادشاہ تھے نہ بادشاہ کے گھرانے میں پیدا ہوئے تھے نہ مال و دولت جمع کر رکھا تھا نہ باپ دادا نے کوئی اندوختہ میراث میں چھوڑا تھا نہ آپکے پاس تنخواہ دار فوج تھی نہ اہل وطن آپ کے ہمراہ تھے

ہیں آپ نے ہر قسم کی مصیبتوں کو برداشت کیا اور نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ حق و صداقت کی تبلیغ فرماتے رہے آپ نے عرب کے تندخو وحشیوں کو ایک ایسی صدا سے غیر مانوس سے مخاطب کیا کہ جس سے بڑھکر اس وقت ساری دنیا میں کوئی مکروہ آواز نہ تھی نہ ایسی صدا دینے والے سے زیادہ ان کے نزدیک کوئی شخص ان کا دشمن سمجھا جاسکتا تھا یہ وہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی آواز تھی کہ جس نے دفعتاً تمام عرب میں تہلکہ ڈال دیا جس سے باطل معبودوں کی حکومت میں زلزلہ آنا شروع ہوگیا اور جسکی چمک سے اس کفر و جہالت کی تاریکیوں میں بجلی سی کوندگئی گویا وہ ایک زور و شور کی ہوا تھی جس کے چلتے ہی شرک و بت پرستی کے بادل پھٹ گئے اور آفتاب توحید ابر کے پردے سے باہر نکل آیا پس اے آدمیو اگر تم میں عقل و انصاف ہے تو "اسلامی رسول" کے شاندار کارناموں پر نظرِ غائر ڈالو اور انکے لائے ہوئے دین اسلام کو قبول کرو۔

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

(آرمی پریس دہلی میں چھپا)

کتابیں اخبار اور رسالے جو حفاظت اسلام کا کام کرتے ہیں اور جنکا پڑھنا مفید ہے

قرآن آسان قاعدہ حضرت خواجہ حسن نظامی کی تصنیف اس کے پڑھنے سے ایک مہینہ میں قرآن شریف اور اردو زبان کے پڑھنے کا سلیقہ ہو جاتا ہے۔ قیمت ۸/

تعلیم القرآن یہ قاعدہ کا دوسرا حصہ ہے تمام قرآن شریف کا ترجمہ معہ خلاصہ ہے قیمت ۸/

داعی اسلام وہی رسالہ جس نے تمام ہندوستان کے ہندوؤں اور آریہ لیڈروں میں قیامت برپا کر دی ہے۔ اور جسمیں ہر مسلمان کو داعی اسلام بنانے کی ترکیبیں درج ہیں قیمت ۴/

ہندو مذہب کی معلومات داعیان اسلام کے لیے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ قیمت ۴/

سکھ قوم اور اسکا مذہب یہ بھی داعیان اسلام کی معلومات کے لیے ضروری ہے قیمت ۶/

حلال خور اس کتاب میں حلال خور فرقہ کی پوری تاریخ ہے۔ دعوت اسلام کے لیے نہایت ضروری ۸/

مسلمان بچوں کے دس سبق لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے اسلامی تعلیم دلچسپ انداز میں قیمت ۴/

غزنوی جہاد سلطان محمود غزنوی کے ہندوستانی جہادوں کا تاریخی تذکرہ اسلامی جوش پیدا کرنے والی چیز ہے۔ ہر مسلمان کو اسکا مطالعہ ضروری اور مفید ہے قیمت ۸/

تین شہید اسلام پر قربان ہونے کی ترغیب سچے واقعات سے۔ قیمت ۲/

اسلامی توحید تمام مذاہب کی توحید کے مقابلہ میں اسلامی توحید کی فوقیت قیمت .. ۲/

اسلامی رسولؐ رسول اللہ صلعم کے مؤثر و مختصر حالات قیمت ۳/

اسلامی رسولؐ کے اصحاب اکثر صحابہ کرام کے قابل تقلید حالات زندگی قیمت ۲/

جانباز مسلم جو مر گئے مگر مرتد نہ ہوئے مقامات ارتداد میں تقسیم کرنے کے قابل قیمت ۲/

مسواک مسواک کا ثواب۔ مسواک کے طبی فائدے۔ مسواک کے طریقے۔ قیمت

فاطمی دعوت اسلام شروع سے آجتک اشاعت اسلام کی تاریخ اور طریقے قیمت [illegible]

کپڑہ کی دوکان مفلسی مرتد بناتی ہے۔ مفلسی دور کرانے کے لیے کپڑہ کی دکان کے طریقے قیمت

پنواڑی کی دوکان پان کی تجارت اور پنواڑی کی تجارت کی مکمل معلومات قیمت ۴/

آٹے کی دکان آٹے کی نسبت پوری معلومات کہ اس کی تجارت کیونکر ہو قیمت

تعلیم خدمت گاری مسلمانوں کو لایق خدمت گار بنانے کی تعلیم بہت مفید قیمت

ہاتھ دھونا ہاتھ دھونے کے دینی و دنیاوی احکامات اور فلسفے قیمت

زکام اور اسکا علاج مسلمانوں کی جسمانی حفاظت کے لیے ضروری رسالہ قیمت

اسلام کیونکر پھیلا ہندوستان میں اسلام کیونکر پھیلا۔ آریہ سماج کی تاریخی تردید قیمت

تاکید نماز نماز کی تاکید میں تمام آیات و احادیث کا مجموعہ قیمت ۲/

اخبار مبلغ دہلی دہلی سے روزانہ شائع ہوتا ہے تمام مضامین انسداد ارتداد کے ہوتے

اخبار تبلیغ آگرہ ہفتہ وار شائع ہوتا ہے۔ انسداد ارتداد کے مضامین ہوتے ہیں

اخبار سیاست لاہور روزانہ ہے۔ اکثر مضامین انسداد ارتداد کے ہوتے ہیں

زمیندار لاہور روزانہ ہے اس میں بھی انسداد ارتداد کا ذخیرہ ہوتا ہے +

وکیل امرتسر روزانہ ہے یہ بھی انسداد ارتداد کا خوب کام کرتا ہے +

ہمدم لکھنؤ روزانہ ہے۔ اس میں انسداد ارتداد کے مضامین ہوتے ہیں +

مشرق گورکھپور ہفتہ وار ہے۔ انسداد کے مضامین بہت لکھتا ہے +

الامان دہلی ہفتہ میں دو بار ہے۔ انسداد ارتداد کا خوب کام کرتا ہے +

رسالہ تبلیغ لاہور ماہوار ہے تبلیغی مضامین شائع کرتا ہے +

رسالہ الفلاح جالندھر اشاعت اسلام کے مقصد کے لیے جاری ہوا ہے۔ ماہوار

رسالہ درویش دہلی بہت شاندار اور ارزاں حفاظت اسلام کے لیے مخصوص ہے +

رسالہ نظام المشائخ دہلی اسلامی اور صوفیانہ مضامین کا بڑا ذخیرہ ماہوار +

رسالہ دین دنیا دہلی ماہوار ہے مسلمانوں کی دینی و دنیاوی اصلاح کا کام کرنے والا +

رسالہ اُردوئے معلےٰ ماہوار ہے۔ اشاعت اسلام کے مضامین شائع کرتا ہے +

پیغام صلح لاہور ہفتہ میں دو بار قادیانی ہے مگر اشاعت اسلام کا خوب کام کرتا ہے

الفضل قادیان ہفتہ میں دو بار قادیانی ہے مگر اسلام کی حمایت میں سرگرم ہے +

تبلیغی اشتہارات دفتر تعلیم داعیان اسلام سے ہر روز اصلاح مسلمانان اور تبلیغ و حفاظت اسلام کے لیے اشتہارات شائع ہوتے ہیں۔ ابتک ۳۶ قسم کے اشتہارات شائع ہو چکے ہیں تقسیم کرنے کے لیے ایک روپیہ سینکڑہ قیمت پر دئے جاتے ہیں اور مُفت بھی تقسیم ہوتے ہیں۔ ایسا ہی آٹھویں دن ایک مختصر رسالہ کسی مُفید اسلامی مضمون کا شائع ہوتا ہے +

انجمنیں جمعیت علمائے ہند دہلی۔ جمعیت مرکزیہ تبلیغ اسلام انبالہ۔ انجمن رضائے مصطفیٰ بریلی۔ انجمن دعوت و تبلیغ پونہ۔ نظام عالم مشن کانپور۔ انجمن اسلامیہ نگرام ضلع لکھنؤ۔ بزم صوفیہ فرنگی محل لکھنؤ انسداد ارتداد کے کام میں مصروف عمل ہیں +

حسن نظامی